بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ | جمعرات ۱۴ رجب ۱۴۰۳ھ ۲۸ شہادت ۱۳۶۲ ہش ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس، کینیڈا اور غانا میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کا انعقاد

دنیا کے گوشے گوشے میں ایک زبردست الٰہی بشارت کے چرچے

بیس فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر ایک موعود مصلح فرزند کی خبر سبز رنگ کے کاغذ پر شائع فرمائی تھی۔ اس موعود فرزند کے بارہ میں ایک خبر یہ تھی کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" جب یہ پیشگوئی کی گئی۔ اس وقت حضور کی عمر پچپن برس سے زائد ہو چکی تھی۔ حضور کی اس پیشگوئی کا پس منظر یہ تھا کہ قادیان کے ہندوؤں نے آپ سے نشان نمائی کا مطالبہ کیا تھا۔ حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مقابل پنڈت لیکھرام پشاوری نے کہا مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ یہ لڑکا ہرگز شہرت نہ پائے گا۔

آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس پیشگوئی کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں مختلف ممالک میں ہونے والے اجتماعات کا ذکر الفضل میں ہو چکا ہے بعض مزید ممالک میں اس پیشگوئی کے بارہ میں ہونے والے جلسوں کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

پیرس فرانس میں جلسہ مصلح موعود

پیرس میں ۱۳ مارچ کو جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ بیلجیم کے مبلغ مکرم صالح محمد صاحب نے اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نے ایک نوجوان نومسلم احمدی منصور احمد آف آئیوری کوسٹ کو استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ محترم منصور احمد صاحب نے حال ہی میں اسلام کو قبول کیا۔ اب وہ بطور مبلغ کام کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے استقبالیہ کے جواب میں کہا مجھے سلسلہ کی تعلیم کی طرف احمدیوں کے عمدہ نمونہ اور اچھے اخلاق نے متوجہ کیا ہے۔ اس کے بعد مکرم صالح محمد صاحب نے پیشگوئی کے بارہ میں وضاحت کی آپ نے بتلایا کہ اس پیشگوئی کے ذریعہ اسلام کی صداقت و عظمت کے نشان کا اظہار ہوا تھا۔ جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا۔

اٹلوا (کینیڈا) میں جلسہ مصلح موعود

۲۷ فروری کو اوٹاوہ یونیورسٹی کے ایک ہال میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مانٹریال کے متعدد افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز دس بجے محترم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت ہوا تلاوت و نظم کے بعد چوہدری عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوٹاوہ نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ افتتاحی تقریر میں مشنری انچارج نے جلسہ کے انعقاد پر اوٹاوہ اور مانٹریال کی جماعت کے جذبہ کو سراہتے ہوئے انہیں مبارک باد دی۔ مانٹریال اوٹاوہ سے ۱۲۵ میل کی مسافت پر ہے۔ تاہم وہاں سے سولہ مرد، سولہ عورتیں اور گیارہ بچے شریک ہوئے محترم امیر صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد محمد برکات الٰہی صاحب جنجوعہ صدر جماعت مانٹریال نے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی آپ کے بعد عبد الرؤف صاحب (مانٹریال) نے "برکات خلافت" پر تقریر کی۔ مکرم منیر احمد صاحب اوٹاوہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کے حقیقی مصداق کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب (مانٹریال) نے حاضرین جلسہ کو اپنی زیارت قادیان کے حالات سنائے۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے پابندیٔ وقت، عمدہ نمونہ اور پردہ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات پیش کر کے خواتین کو پردہ کی تلقین فرمائی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس میں امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب اوٹاوہ نے جماعت کو پیش آنے والے امتحانات اور تائید خداوندی کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ لیفٹیننٹ کرنل سعید احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے فرمودہ سوالات کے جوابات احباب کے سامنے پیش کئے۔ صوفی عزیز احمد صاحب نے بیاد مصلح موعود تقریر فرمائی۔ مکرم احسن الحق صاحب اوٹاوہ نے "ایسی تحریک جس کے نتیجہ میں غلبہ اسلام کی مہم میں دور رس نتائج نکلے" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد احمد صاحب (مانٹریال) کی "حضرت مصلح موعود اور علم قرآن" کے عنوان پر تھی۔ اختتامی تقریر میں بعض اہم امور کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ آخر میں صوفی عزیز احمد صاحب نے حاضرین جلسہ اور مقررین حضرات کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔ تقاریر کے دوران منیر احمد صاحب اقبال احمد صاحب۔ حامی اور سلام نے نظموں سے احباب کو محظوظ کیا۔

غانا میں جلسہ مصلح موعود

اکرا ریجن کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد اکرا میں ۲۰ فروری کو جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدر جلسہ مکرم امیر و انچارج مشنری غانا مکرم عبد الوہاب صاحب آدم نے اس جلسہ کی غرض و غائیت بیان فرمائی۔ آپ کے بعد مسٹر عبد اللہ ناصر نے پیشگوئی کے اصل الفاظ انگریزی میں پیش کئے۔ مسٹر عبد اللہ ناصر کی تقریر کے بعد مرکزی مبلغ عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے "پیشگوئی پوری ہوئی" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے حلفیہ اعلان پر تقریر کا اختتام کیا۔ آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے حضرت مصلح موعود کی سیرت کے بعض اہم پہلو بیان فرمائے۔ محترم امیر صاحب نے آپ کی انتظامی صلاحیتوں، ملکی خدمات اور سیاسی بصیرت کا بالخصوص ذکر فرمایا۔ یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۷ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"پہلے ایک ٹانگ میں درد تھی اب رات سے دوسری میں بھی شروع ہو گئی ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے۔ جملہ تکالیف اور عوارض سے رہائی بخشے اور فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین ؂

پیارے آقا کی مصروفیات

۲۳، ۲۴، ۲۵ / اپریل

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دنیا کے کونے کونے اور اندرون پاکستان سے مجموعی طور پر ۱۸۷۳ خطوط موصول ہوئے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے دعا کے لیے لکھتے ہیں۔ بڑا خوش بخت وہ احمدی ہے جو حضور کو پابندی سے دعا کے لیے لکھتا رہتا ہے۔ جو لوگ اس پر التزام اختیار کرتے ہیں وہ حضور کی قبولیت دعا کے معجزانہ اثرات دیکھتے ہیں۔ حضور کو موصول ہونے والی ڈاک میں ۶۲۷ خطوط ممالک بیرون پاکستان سے آئے اور ۱۳۴ خطوط مختلف جماعتی دفاتر سے موصول ہوئے۔ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے اس دوران میں مجموعی طور پر ۲۳۳۰ خطوط کے جواب دیئے۔ ان میں ۶۴۱ خطوط حضور کے دستخطوں سے روانہ کئے گئے اور ۱۳۸۰ خطوط کے جوابات پرائیویٹ سیکرٹری نے حضور کی تحریری ہدایات کی روشنی میں دیئے۔ حضور کی طرف سے اس عرصہ میں ۳۰۹ خطوط مختلف دفاتر کو بھجوائے گئے۔

حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کے بارے میں اس دفعہ صرف دو دنوں ۲۳ اور ۲۴ اپریل کے اعداد و شمار حاصل ہو سکے ہیں۔ ان دو ایام میں حضور ایدہ اللہ نے مجموعی طور پر لگ بھگ ڈیڑھ صد افراد و خواتین کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا ان میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور حافظ آباد سے آئے ہوئے افراد نے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے ان احباب کو اجتماعی طور پر اپنے بیش قیمت ارشادات سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو کامل صحت و عافیت سے رکھے۔ ہر قدم پر اپنی تائیدات سے نوازے اور حضور کے مقاصد دینیہ میں غیر معمولی کامیابیاں عطا کرتا رہے۔ آمین ؂

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ رجب ۱۴۰۳ھ

۲۸ شہادت ۱۳۶۲ ہش

کامل متقیوں کو عطا ہونے والے فرقان کا

ایک اور مہتم بالشان پہلو

اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی آیت ۳۰ کی رو سے تقویٰ میں کمال حاصل کرنے والے مومنوں کو جو فرقان عطا کرتا ہے۔ اس کے ایک نمونہ کے طور پر وہ ان کے خوفوں کو ہی دور نہیں کرتا اور انہیں ہموم وغموم سے ہی نجات نہیں دلاتا اور اپنی معجزانہ نصرت سے نواز کر انہیں فتح یاب ہی نہیں کرتا بلکہ وہ ان کی خاطر عجائب کام دکھلا کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ اس کے یہ متقی بندے حق پر ہیں اور وہ ان کے ہر قدم میں ان کے ساتھ ہے۔ یہ عجائب کام اس کثرت سے ظاہر ہوتے ہیں کہ لوگوں پر حق آشکار ہو جاتا ہے اور اہلِ حق کی شہرت دُور دُور تک پھیلتی چلی جاتی ہے اسی لئے مفسرین نے کامل متقیوں کو عطا ہونے والے فرقان کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے:۔

ظُهُوْرًا يُشْهِرُ اَمْرَكُمْ وَيُبَثُّ صِيْتَكُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ بَتَّ الْفَعْلَ كَذَا حَتّٰى سَطَعَ الْفُرْقَانُ اَيِ الصُّبْحُ۔

(کشاف وبیضاوی)

یعنی ایسے عجائب کاموں کا ظہور جو تمہارے معاملہ کو نمایاں اور مشہور کر دے اور تمہارا ڈنکا بجنے لگے۔ خدا کہتا ہے میں ایسا ضرور کروں گا یہاں تک کہ صبح کے اجالے کی طرح حق اور باطل کو ظاہر کرنے والا فرقان آشکار ہو جائے۔

کامل متقیوں کو عطا ہونے والے فرقان کا یہ پہلو جس کی رو سے اللہ تعالیٰ ایسے عجائب کام ظاہر کرتا ہے جو بشر انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ ان عجائب کاموں سے غلبۂ حق کی راہ ہموار ہوتی ہے اور ان کاموں کو دیکھ کر مخالفین حق کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دنیوی لحاظ سے آپ کی اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اندر ہی اندر اس غم میں گھل رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کے یہ باغی اور نافرمان بندے کب اور کیسے ایمان لائیں گے اور یہ ہلاکت سے کیونکر بچیں گے اللہ تعالیٰ نے خود جانی دشمنوں کی ہدایت یابی کے لئے آنحضورؐ کی دلی تڑپ کے پیشِ نظر آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ (الشعراء آیات ۴، ۵)

ترجمہ:۔ شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ (ایمان لا کر) مومنوں میں کیوں شامل نہیں ہوتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان اتاریں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔

فرقان کا درجہ رکھنے والا یہ مہتم بالشان نشان جنگ بدر کے موقع پر ظاہر ہوا جبکہ مسلمانوں کا مختصر سا بے سروسامان لشکر قریش مکہ کے اپنے سے کئی گنا بڑے لشکر پر فتحیاب ہوا اور یہ فتح بھی ایسی فیصلہ کن تھی کہ قریش مکہ کی جڑ کٹ کر رہ گئی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل میں فرق کرنے والے اس دن کو جس میں کہ جنگِ بدر لڑی گئی قرآن مجید میں یوم الفرقان قرار دیا۔ (الانفال آیت ۴۲) تمام قرائن اور آثار سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ میدان قریش مکہ کے ہاتھ رہے گا اور ظاہری لحاظ سے ایک قرینہ بھی ایسا نہ تھا جس سے یہ باور کیا جا سکتا کہ فتح مسلمانوں کو نصیب ہوگی اور وہ ہوگی بھی فیصلہ کن۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے اپنے دستِ قدرت سے وہ کرشمہ دکھایا کہ جو آج بھی مخالفینِ اسلام کے لئے اچنبھا بنا ہوا ہے اور وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت واقعی خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت سے ایک عجیب کام ظاہر ہوا جس نے جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ قریشِ مکہ نے اپنے تمام تر جنگی ساز و سامان اور کثرتِ تعداد کے باوجود ایسی شکست فاش کھائی کہ عنادید قریش ایک ایک کر کے کھیت رہے اور مسلمانوں کو اپنی تمام بے سروسامانی اور قلتِ تعداد کے باوصف عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں جنگِ بدر کے متعلق یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ۔۔ "بدر کے حالات میں ایسی باتوں کا بہت کچھ عنصر نظر آتا ہے کہ جس کی وجہ سے محمد صاحب اس فتح کو جائز طور پر خدائی تقدیر کا کرشمہ شمار کر سکتے تھے۔" الغرض جنگِ بدر میں قریش مکہ کی شکست آسمان سے نازل ہونے والا ایک ایسا عظیم الشان آسمانی نشان تھا جسے دیکھ کر کفارِ مکہ کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ گئیں اور مٹھی بھر مسلمانوں کی دھاک پورے عرب پر بیٹھ گئی۔

پھر چونکہ اس شکست فاش کے بعد قریش میں جذبۂ انتقام کا بھڑکنا ضروری تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا کہ وہ اسلام کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے آئندہ بھی اپنے عجائب کام دکھلاتا چلا جائے گا جن کے نتیجہ میں اس فرقان کے طفیل جو مسلمانوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کے نتیجہ میں عطا کیا گیا ہے حق اور باطل کا فرق ظاہر ہوتا چلا جائیگا یہاں تک کہ اسلام غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ ہم ان لوگوں کو تمام اطرافِ عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں (اور خاندانوں) میں بھی۔ یہاں تک کہ یہ امر ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں؟

چنانچہ ایسا ہی ہوا خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں ان کے تقویٰ کے ثمر کے طور ایک نشان کے بعد دوسرا نشان ظاہر کرتا چلا گیا اور قریش مکہ اور یہود و نصاریٰ شکست پر شکست کھاتے چلے گئے یہاں تک کہ اسلام کا غلبہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کامل متقیوں کو جو فرقان عطا فرماتا ہے اس کی رو سے وہ انہی خاطر عجائب کام ضرور دکھلاتا ہے اور وہ عجائب کام اس قدر مہتم بالشان ہوتے ہیں کہ مخالفینِ حق کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جاتی ہیں اور وہ بالآخر مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس حقیقت کو بہت وجد آفرین انداز میں واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے۔ وہ عجیب قادر ہے اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اہلِ حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا۔ اس کی قدرتیں بے انتہاء ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں انہیں کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتیں دکھلانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو چھوڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو اس کو جانتے ہیں اور اس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں جس کی آواز کو ہر ایک چیز سنتی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۰۔۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین سپین کا ایک درخشندہ گہر

مشہور مسلم فلاسفر "ابن رشد"

(مکرم محمد عثمان صاحب شاہد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

سرزمین سپین نے جن بڑے بڑے علماء و فلاسفہ کو جنم دیا اور وہ تاریخ ساز وجود بن گئے ان میں ابن رشد کا نام سرِ فہرست ہے ابن رشد کو مسلمان مفکروں اور فلسفیوں میں ایک خاص مقام حاصل ہے ابن رشد نے اسلامی تعلیمات کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور فلسفہ منطق، علم ہیئت اور علم طب میں بھی ایک بڑا مقام حاصل کیا ہے ابن رشد نے اسلامی نظریات کی روشنی میں علم کو پھیلایا اور اپنے دانشمندانہ خیالات سے یورپ کو غور و فکر کی دعوت دی اور یورپی قوم کو جہالت اور توہمات کے جال سے باہر نکالا اہل یورپ کی علمی ترقی اور فکری انقلاب دراصل ابن رشد کی علمی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے۔

نام و نسب نامہ

ابن رشد ۵۲۰ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام محمد اور کنیت ابوالولید تھی یورپ میں AVORROES (ایوررویس) کے نام سے مشہور ہیں اپنے خاندان کے ایک بزرگ رشد کی نسبت سے ابن رشد کے نام سے مشہور ہو گئے ابن رشد کا نسب نامہ کچھ یوں ہے۔ ابن رشد محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد آپ کے آباء و اجداد مالکی مذہب کے آئمہ میں سے تھے۔ ابن رشد ان کے والد اور دادا قاضی قرطبہ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

ابن رشد اور دربار شاہی

اٹھارہ سال کی عمر میں ابن رشد نے مراکش کا سفر اختیار کیا اور خلیفہ عبدالمومن کے دربار کا قصد کیا اس کی وفات کے بعد جب اس کا بیٹا یوسف بن عبدالمومن باپ کا جانشین مقرر ہوا تو مشہور فلسفی ابن طفیل نے دوبارہ ابن رشد کی رسائی دربار میں کرادی یوسف نے ابن رشد کا بہت احترام کیا کیونکہ وہ علم اور علماء کا شیدائی تھا اسی محبت و شفقت کا نتیجہ تھا کہ ۵۶۵ھ میں ابن رشد کو اشبیلیہ کا قاضی مقرر کیا گیا اور ۵۷۸ھ میں ابن طفیل کی وفات کے بعد خلیفہ یوسف بن عبدالمومن نے آپ کو مراکش بلا لیا اور دربار کا طبیب خاص مقرر کر لیا پھر اسی سال جب محمد بن مغیث قاضی قرطبہ کا انتقال ہوا تو ابن رشد کو قاضی القضاۃ مقرر کر دیا گیا یوسف بن عبدالمومن کے دربار میں ابن رشد کا سب سے بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وہاں ارسطو کی کتابوں کی شرح لکھی اور ان کے خلاصے تحریر کیے ابن رشد نے ارسطو کی کتابوں کی جو شرح لکھی ہے اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مطول (۲) اوسط (۳) مختصر یوسف بن عبدالمومن نے ۵۸۰ھ میں وفات پائی تو اس کا بیٹا یعقوب المنصور باپ کا جانشین ہوا یعقوب المنصور کے خلیفہ بننے سے ابن رشد کے مرتبہ میں اور اضافہ ہو گیا اور خلیفہ نے اسے اپنا مقرب بنا لیا ابن رشد اثنائے کلام میں خلیفہ المنصور کو یا اخی (اے میرے بھائی) کے الفاظ سے مخاطب کرتے تھے ۵۹۱ھ میں خلیفہ نے ابن رشد کو قرطبہ سے بلایا اور دربار میں لوگوں کی جو جگہیں مقرر تھیں ان میں یعقوب المنصور کے داماد کی تیسری یا چوتھی جگہ تھی ابن رشد کو اس سے بھی آگے بٹھایا اور دیر تک ان سے محو گفتگو رہا۔

جلاوطنی

یہ ایک حقیقت ہے کہ بادشاہ کی دوستی فضا سے زیادہ متغیر، سبزے اور بہار کی کلیوں سے زیادہ ناپائیدار ہوتی ہے چنانچہ خلیفہ یعقوب المنصور بھی ایک روز ابن رشد سے رنجیدہ ہو گیا جس کے نتیجہ میں ابن رشد کو جلاوطنی کی سزا ملی مؤرخین نے اس کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں لیکن اصل وجہ یہی ہے کہ تعصب اور حسد نے کسی زمانہ میں بھی کسی ذی مرتبہ انسان کو چین نہیں لینے دیا اور یہ حاسد ہمیشہ ہی اس بلند مرتبہ شخصیت کی شہرت کے درپے رہے ہیں ابن رشد بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہے اور آپ کے حاسدوں نے دین کی آڑ میں بادشاہ سے آپ کی شکایتیں شروع کر دیں ابن رشد کے دشمن اپنی سازشوں میں کامیاب ہو گئے اور خلیفہ کے دربار میں ان پر الحاد و بے دینی کا الزام ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے جس پر خلیفہ کے حکم سے ابن رشد کو اس کے چند ساتھیوں کے ساتھ قرطبہ کے قریب لوسینا (LUCENA) مقام میں جلاوطن کر دیا اسی زمانہ میں خلیفہ نے حکم دیا کہ فلاسفہ کی تمام کتب جلا دی جائیں ماسوا ان کے جو طب حساب اور ابتدائی علم ہیئت پر ہوں ابن رشد کی جلاوطنی کے دوران اشبیلیہ کے بعض بڑے بڑے سرداروں نے خلیفہ کے دربار میں گواہی دی کہ ابن رشد پر الحاد و بے دینی کا جو الزام لگایا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہے چنانچہ خلیفہ یعقوب المنصور نے تقریباً چار سال تک اپنے غلط کار مشیروں کی اطاعت کے بعد اپنے طرز عمل کو بدلا اور حکمت و حکماء کے حق میں جو سلوک اس نے روا رکھا تھا اور جس ظلم و ستم کا نشانہ انہیں بنایا تھا اس پر سخت نادم ہوا اور ابن رشد کی جلاوطنی کے متعلق جاری ہونے والے شاہی فرمان کو منسوخ کر دیا اور ابن رشد اور ان کے ساتھیوں پر اپنی خاص نوازشات کیں ان کو اپنے دربار میں طلب کیا اور تقرب شاہی سے نواز کر ان کے مشوروں پر عمل کرنا شروع کر دیا لیکن ابن رشد اپنے جاہ و ثروت کی بحالی سے زیادہ دیر تک لطف اندوز نہ ہو سکے اور وہ مراکش واپس آکر تھوڑی ہی مدت بعد ۵۹۵ھ کو وفات پا گئے اور شہر کے باہر ہی باب تغزوت سے باہر مدفون ہوئے۔

اخلاق و عادات

ابن رشد نہایت ہی خلیق اور ملنسار انسان تھے دربار میں ایک خاص مقام حاصل کرنے کے باوجود بھی کبر و نخوت جیسی کوئی چیز نام کو نہ تھی تحمل و بردباری اور عزم و استقلال آپ کی اہم خصوصیات تھیں درباریوں کی خوشامدانہ روش اور چاپلوسی سے شدید نفرت تھی دنیا نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا اور جس ظلم و ستم کا نشانہ آپ کو بنایا وہ یقیناً ایک قابلِ مذمت فعل تھا لیکن آپ نے اپنے ان دشمنوں سے بھی انتقام نہ لیا بلکہ دربار میں دوبارہ رسائی کے بعد بھی انہیں معاف کر دیا۔

ابن رشد کی رحم دلی اور فیاضی کے بہت سے واقعات ملتے ہیں ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے مجمع عام میں "ابن رشد" کو برا بھلا کہا اور آپ کی سخت توہین کی لیکن آپ نے بدلہ لینے کی بجائے اس شخص کا شکریہ ادا کیا کہ اس کے اس فعل کی وجہ سے انہیں اپنے عفو کی صلاحیت آزمانے کا موقعہ ملا اور پھر اس شخص کو کچھ روپے انعام بھی دیئے اور ساتھ ہی یہ نصیحت بھی کی کہ کسی اور شخص سے یہ سلوک نہ کرنا کیونکہ ہر شخص اس قسم کے احسان کا قدر دان نہیں ہوتا آپ کی رحم دلی کا یہ حال تھا کہ جب آپ قاضی تھے تو کبھی کسی سے بے انصافی نہیں کی اور نہ ہی کسی کو موت کی سزا دی بلکہ جب بھی کوئی ایسا موقعہ آتا تو آپ کسی کو اپنا قائمقام مقرر کر دیتے۔

حبّ الوطنی

ابن رشد ایک زبردست محبِ وطن تھے آپ کی حبّ الوطنی کا ایک واقعہ تاریخ میں یوں درج ہے۔ کہ جن دنوں آپ اشبیلیہ کے قاضی مقرر تھے ان دنوں خلیفہ منصور کے دربار میں ان میں اور ابوبکر بن زہر میں بحث ہوئی کہ قرطبہ اور اشبیلیہ میں سے کس کو ترجیح دی جائے ابن رشد نے کہا کہ جب اشبیلیہ میں کوئی عالم مر جاتا ہے اور اس کی کتابوں کی فروخت کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں قرطبہ لے جایا جاتا ہے اور اس کے برعکس جب قرطبہ میں گویا مر جاتا ہے اور اس کے ترکہ کی فروخت کی ضرورت پیش آتی ہے تو اسے اشبیلیہ لے جایا جاتا ہے اس طرح انہوں نے اشبیلیہ کی طرف داری کی اور اسے علم کا مرکز قرار دیا۔

علمی صلاحیت

ابن رشد مختلف علوم و فنون میں باکمال تھے علم حدیث، فقہ، ادب، اخلاقیات اور فلسفہ میں آپ کا ایک خاص مقام ہے فقہ اور حدیث میں آپ کی مہارت کا یہ حال تھا کہ ابن الابار لکھتے ہیں ان علوم میں اس وقت ملک میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح طب و فلسفہ میں بھی آپ کی ہمسری کا کوئی دعویٰ نہ کر سکتا تھا ابن رشد کو شعر و ادب کا اس قدر شوق تھا کہ آپ کو متنبی، حبیب، ابوتمام، امرؤالقیس اور نابغہ کے اکثر اشعار زبانی یاد تھے حصولِ علم کا اس قدر شوق تھا کہ کہتے ہیں ابن رشد نے سن بلوغت سے لے کر اپنی وفات تک سوائے دو راتوں کے کبھی مطالعہ نہیں چھوڑا ایک اس کی شادی کی رات اور دوسری اس کے والد کی وفات کی رات ابن رشد نے اپنے زمانہ کے بڑے بڑے علماء سے علم کی تحصیل کی اور اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کی وجہ سے اکثر اوقات اپنے اساتذہ سے اپنی ذہانت اور فراست کی داد حاصل کی منطق اور فلسفہ کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ابن رشد کی شہرت کا انحصار زیادہ تر اس کے ناقدانہ تجزیے اور شرح نویسی کے فطری ملکہ پر ہے۔ ابن رشد ایک طبیب اور فلسفی تھے لیکن آپ کی فلسفیانہ صلاحیت طبی صلاحیت سے ارفع و اعلیٰ تھی۔

تالیفات ابن رشد

امام ابن رشد نے فلسفہ، فقہ، طب علم کلام علم نحو اور علم ہیئت پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں ان میں سے جو کتب اس وقت مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں ان کی تعداد ۸۷ ہے ابن رشد نے ارسطو کی کتب کی شرح بھی لکھی ہے افلاطون کی کتاب "السیاسۃ" کی شرح اور الفارابی کی منطق اور اس کی ارسطو کی شرح کی تنقید بھی لکھی ہے اسی طرح ابن سینا کے بعض نظریات پر مباحث اور مہدی بن تومرت کی کتاب "العقیدۃ" پر حواشی بھی تحریر کیے ہیں مذہب اور فلسفہ کے باہمی روابط کے متعلق ابن رشد نے دو رسالے بھی تالیف کیے ہیں جن میں سے ایک رسالے کا نام "کتاب فصل المقال" ہے جس میں مذہب اور فلسفہ کی تطبیق کی پُرزور حمایت کی گئی ہے دوسرا رسالہ "کشف المناہج" کے نام سے مشہور ہے ان دونوں رسالوں کے متن کی تصحیح اور جرمن زبان میں ترجمہ M. J. MULLER نے کیا ہے اور وہ کتاب "فلسفہ ابن رشد" کے نام سے قاہرہ سے شائع ہو چکی ہیں ابن رشد کی عربی کتب کے بیشتر نسخے اسکوریال کی لائبریری میں ملتے ہیں ابن رشد نے فقہ پر آٹھ کتب تصنیف کی ہیں جن میں سے سب سے زیادہ مشہور "بدایۃ المجتہد" ہے جس کے ایک حصہ کا ترجمہ "بدایۃ المقتصد" کے نام سے ربوہ سے شائع ہو چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ ابن رشد

ابن رشد نے دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ فلسفہ میں بھی کمال حاصل کیا اور بڑے بڑے فلاسفہ میں ان کا شمار ہونے لگا۔ ابن رشد پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ حشر اجساد کے منکر تھے لیکن ان کی تعلیم میں اس عقیدہ کا انکار نہیں بلکہ اس کی توضیح ہے اور حشر اجساد کے متعلق ابن رشد کا عقیدہ خالص اسلامی تعلیم کے مطابق ہے ابن رشد کے نزدیک عالم عاقبت میں جو ہمارا جسم ہوگا وہ یہ دنیوی جسم نہ ہوگا بلکہ ایک اور جسم عطا کیا جائے گا نیز وہ کہتے ہیں کہ ارضی زندگی کی بہ نسبت اخروی زندگی زیادہ اچھی اور برتر ہوگی۔ لہٰذا وہاں کے جسم بھی زیادہ کامل اور مکمل ہوں گے۔

کائنات کے متعلق ابن رشد کا نظریہ یہ ہے کہ مادہ ازلی اور اصلی کائنات ہے اور علت العلل ہونے کے لحاظ سے کائنات کی تدبیر و تصرف کی تشریح ابن رشد نے یوں کی ہے کہ وہ ایک شہر کی طرح ہے جس کی حاکم اعلیٰ وہ ہستی ہے جو تمام امور کی مصور ہے ساری کائنات کی خالق ہے وہی پرستش کے لائق ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے حکومت کے متعلق ابن رشد کا نظریہ یہ ہے کہ عنانِ سلطنت بوڑھوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے ان کا کہنا ہے کہ کسی اچھی حکومت کو کسی صورت میں بھی قاضی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس میں خود مکمل عدل ہوتا ہے اسی طرح ابن رشد نے انسانوں کی اجتماعی ترقی کے لیے باہمی تعارف کو ضروری قرار دیا ہے۔

ابن رشد تعمیری اور مقصدیت سے بھرپور ادب کی حمایت کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے سیاسی نظریات میں ادب کو بہت اہمیت دی ہے لیکن ابن رشد ایسے شعر و ادب کے سخت مخالف ہیں جو لوگوں میں سستی اور تساہل پیدا کر دے اور قومی غیرت اور حمیت کو ختم کر دے۔

اساتذۂ ابن رشد

ابن رشد نے اپنے باپ ابوالقاسم سے علم حدیث حاصل کیا اور موطا امام مالک حفظ کی اسی طرح ابوالقاسم ابن بشکوال اور ابی مروان بن مسرہ سے بھی علم حدیث حاصل کیا۔ ابوبکر بن سمحون اور ابوجعفر بن عبدالعزیز بھی آپ کے اساتذۂ حدیث میں سے تھے ابن رشد نے ابومروان ابن جریول البلنسی اور مشہور فقیہ حافظ ابومحمد بن رزق سے علم طب حاصل کیا نیز ابوجعفر ہارون سے طب اور دیگر علوم کی تحصیل کی اور ایک عرصہ تک ان کی صحبت میں رہے۔

شاگرد

آپ کے شاگردوں میں سے ابوعبداللہ اللدرومی اور ابوجعفر احمد بن سابق ہیں جنہوں نے ابن رشد سے طب کی تعلیم حاصل کی اور اپنے زمانہ میں طب میں ایک خاص مقام حاصل کیا ان کے علاوہ ابومحمد حوط اللہ ابوالحسن سہیل بن مالک ابوالربیع بن سالم اور ابوبکر بن جہور وغیرہ نے بھی مختلف علوم کی آپ سے تحصیل کی ابن رشد کو اپنے شاگردوں سے بہت محبت تھی جب کوئی علمی مسئلہ درپیش ہوتا تو اسے سمجھانے میں دلچسپی لیتے ابن رشد طلباء کی نفسیات کو سمجھتے تھے اور بات اس طرح سمجھاتے کہ فوراً ذہن میں بیٹھ جاتی۔

اولاد

ابن رشد کے کئی بیٹے تھے جن میں سے دو نے کافی شہرت حاصل کی بڑے کا نام احمد تھا۔ اس نے فقہ و حدیث کا علم حاصل کیا اور آخر میں قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ دوسرے بیٹے کا نام محمد تھا اس نے علم طب میں کمال حاصل کیا اور خلیفہ ناصر کے دربار میں طبیبِ خاص مقرر ہوا۔

ابن رشد میں تین ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے انہیں مسلمان فلسفیوں میں ایک مقام مقام حاصل ہے۔

۱۔ ایک تو یہ کہ وہ مسلمان فلسفیوں میں سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

۲۔ وہ قرون وسطیٰ کے بڑے مکاء میں سے تھے اور حریت فکر کے مسلک کے بانی تھے۔

۳۔ اہل یورپ نے انہیں ان فلسفیوں کی جماعت میں شامل کیا ہے جو دینی عقائد کے مخالف ہیں، اہل یورپ نے یہ رائے اس لیے قائم کی ہے کہ وہ مسیحی مسلمات کے خلاف باتیں کہتے تھے۔

ابن رشد جہاں ایک عظیم المرتبت فلسفی اور مفکر تھے وہاں ممتاز عالم دین بھی تھے انہوں نے جلاوطنی کی زندگی کو برداشت کر لیا اور دربار شاہی کی آرام دہ زندگی کے بدلہ میں جلاوطنی کی قید تنہائی کو قبول کر لیا لیکن اپنے عالمانہ فرائض میں کوتاہی نہیں کی یہی وجہ ہے کہ ابن رشد کی شہرت چہار دانگ میں پھیل چکی ہے

خدا کرے کہ آج پھر ہم سب سے وہ ابن رشد پیدا ہوں جو اپنے علم کے نور سے دنیا کو منور کر دیں اور ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ دنیا جہان کے علم صرف اور صرف اسلام میں ہیں۔ اسلام کی طرف آؤ اور اپنی جھولیوں کو اس علم سے بھر لو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

میدان عرفات میں حضرت صوفی احمد جان کی زبان سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دردانگیز دعا

۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان حضرت مسیح موعود کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود و مبارک کی انہیں لفظوں سے مسکنت اور عزت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں" نیز یہ ہدایت فرمائی "آپ پر فرض ہے کہ انہی الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں" چنانچہ حضرت صوفی صاحب نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۹ ذی الحج ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں یہ دعا پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت ان کے ۲۲ خدام اور عقیدت مند تھے۔ صوفی صاحب حضرت مسیح موعود کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ تاریخی دعا کے الفاظ تھے

"اے ارحم الراحمین ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دار الرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین"

"تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۹۷ صفحہ ۹۶۔

ناصرات الاحمدیہ واشنگٹن کی تبلیغی مساعی

۲۶ مارچ ۱۹۸۳ء کو ناصرات الاحمدیہ واشنگٹن ڈی سی نے تبلیغ کے سلسلے میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں خاص طور پر دوسرے مذاہب کی لڑکیوں کو مدعو کیا لوکل ناصرات کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ پانچ عیسائی تین ہندو اور دو مسلمان ایرانی لڑکیاں شامل ہوئیں۔ صدارت کے فرائض نبیلہ خان نے ادا کئے۔ حنا احمد نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ مندرجہ ذیل مقررین نے اپنے اپنے مذاہب کی اہم باتیں اور تعلیمات بتائیں۔

۱۔ ٹیپٹا نکلز۔ عیسائیت۔

۲۔ شرمیلا شرلیتہ۔ ہندومت۔

۳۔ حنا احمد۔ اسلام۔

مس زونا احمد نے حضرت مصلح موعود کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر مس شمیلہ خان نے مختلف اسلامی تقاریب پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی خاص طور پر عیدین کا فلسفہ اور پس منظر بیان کیا۔ اس کے بعد مس حنا احمد نے نماز کی اہمیت اس کی ادائیگی کا طریق اور فلسفہ بیان کیا اور آخر میں اسلامی پردہ کی غرض و غایت اور برقع پہننے کا طریق بھی بتایا۔

اس تقریب سے مہمان لڑکیاں بہت محظوظ ہوئیں اور سوال و جواب کے وقفہ میں اسلام سے متعلق بہت سے سوال کئے جن کے جوابات ناصرات نے تسلی بخش طور پر دیئے۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب تقریباً تین گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ تمام حاضرین نے مل کر کھانا کھایا جو ناصرات نے خود ہی تیار کیا تھا۔ آخر میں صدر لجنہ محترمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ یہ تقریب اس لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے کہ ناصرات الاحمدیہ نے خود اسے منظم کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح اور احسن طور پر اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نبیلہ کلیم خان صدر ناصرات الاحمدیہ واشنگٹن ڈی سی امریکہ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ توجہ فرمائیں

صفِ دوم انصار اللہ کے سالانہ لائحہ عمل میں شق ۵ حسب ذیل ہے۔

"ہر سہ ماہی میں کسی ایک دن (جو مقامی طور پر موزوں ہو) ضلع کے صدر مقام پر جائیں ناظم ضلع اس کا پروگرام تجویز کریں گے مقامی مجالس اس کے مطابق اس پر عمل کریں گی"

پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے ناظمین اضلاع اس کا جائزہ لیں کہ اس شق پر کس حد تک عمل ہوا اور اس کی اطلاع مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ

(نائب صدر صفِ دوم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نامور مسلم مشنری

(مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل ربوہ)

مکرم مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری پٹنہ (بہار) ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ اسلام کے شیدائی اور بڑے عابد و زاہد اور صاحب تصنیف انسان تھے۔ اپنے زمانہ (انیسویں صدی کے نصف آخر) میں شہرہ آفاق اور فصیح البیان واعظ تھے۔ بسا اوقات ان کے اوصاف کا یہ عالم تھا کہ لوگ انہیں مجدد خیال کرنے لگے۔ لیکن آپ اس سے انکار فرماتے تھے۔ آپ کو اسلام سے ایسی محبت اور اس کی تبلیغ کا ایسا شوق اور جوش تھا کہ آپ نے ملازمت سے دستکشی ہو کر تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں تبلیغی لیکچر دینے لگے۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام آپ نے پہلی مرتبہ ۱۸۸۷ء میں سنا۔ ملاقات کی خواہش ہوئی اور قادیان گئے اور نہایت اچھا اثر لے کر آئے۔ پھر اشاعت اسلام میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ ۱۸۹۳ء میں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا حاجی حکیم نورالدین صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی پُر معارف تقریر سُن کر مولوی حسن علی صاحب نے کھڑے ہو کر برملا کہا کہ "مجھ کو فخر ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتنے بڑے عالم اور مفسر کو دیکھا"

مولوی حسن علی صاحب نے اپنے رسالہ تائید حق ص۷۱، ص۷۵ میں فرماتے ہیں:۔

"میں انجمن حمایت اسلام مدراس کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے حسب دعوت انجمن چلا جا رہا تھا کہ جناب عبدالرحمٰن اللہ رکھا سیٹھ (مدراسی) سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں ان کے ساتھ قادیان جاؤں اور دیکھوں کہ مرزا صاحب صادق ہیں یا کاذب۔ میں نے کہا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل مجھ پر کیا ہے کہ میں چہرہ دیکھ کر آدمی کی باطنی کیفیت سے آگاہ ہو جاتا ہوں۔ انسان سے سب کچھ ممکن ہے۔ نیک سے بد اور بد سے نیک ہو جاتا ہے۔ اگر مرزا صاحب وہ نہیں رہے جو میں نے ۱۸۸۷ء میں دیکھے تھے۔ اگر ان میں دنیاداری مکاری آگئی ہے تو میں چہرہ دیکھ کر کہہ دوں گا سیٹھ صاحب نے فرمایا اسی لئے تو میں تجھ کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ ہم ۲ جنوری ۱۸۹۴ء کو قادیان پہنچے۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے حسب دستور ہم سے ملاقات فرمائی اس پہلی نگاہ میں ہی ہمارے پیارے دوست جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تو اس امام الوقت کے ہزار جان سے عاشق ہو گئے۔ مجھ سے سیٹھ صاحب نے پوچھا کہو مرزا صاحب کو کیسا پاتے ہو؟ میں کیا جواب دیتا۔ میرے تو ہوش دنگ ہو گئے تھے۔ ۱۸۸۷ء میں جن مرزا صاحب کو دیکھا تھا یہ وہ نہ تھے۔ اللہ اللہ سر سے پاؤں تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے۔ جو لوگ مخلص ہوتے ہیں اور اخیر رات کو اٹھ کر اللہ کی جناب میں رویا دھویا کرتے ہیں۔ ان کے چہروں کو بھی اللہ اپنے نور سے رنگ دیتا ہے اور جن کو کچھ بھی بصیرت ہے وہ اس نور کو پرکھ لیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کو تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا۔ تیرہ دن قادیان میں رہا۔ دونوں وقت اس امام ربانی محبوب سبحانی سے ملاقات رہی۔ یہ زمانہ میری عمر کا بہت ہی عمدہ تھا حضرت کی بے مثل تصانیف کے دیکھنے کا مجھ کو یہاں اچھا موقعہ ملا۔ حضرت کی تصانیف کو دیکھ کر مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ جس مجدد زمان کی مجھ کو تلاش تھی۔ درحقیقت علم الٰہی میں وہ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی تھے۔ اللہ نے حضرت کی ہی اس موجودہ زمانہ کے فتن کے مقابلہ میں غلبہ اسلام ظاہر کرنے کے لئے پیدا کیا تھا۔ اب بہت بڑا سوال یہ پیش آیا کہ میں ایسے جلیل القدر امام کا متبع ہو جاؤں اور ناحق کی تکفیر اور ملامت کا ٹوکرا سر پہ نہ اٹھاؤں اور جو کچھ عزت میں نے عمدہ واعظ ہونے کی حیثیت سے سارے ہند میں پیدا کی ہے اس کو حق پہ قربان کر کے حضرت مرزا صاحب کا موافق بنوں یا ان کے مخالفوں کے پاس (معاذ اللہ) مرزا صاحب کا مخالف بن کر واہ واہ کی سدا سنوں شیطان کہتا کہ میاں اگر بربادی اور تباہی اور ذلت رسوائی سے بچنا ہے تو چپ چاپ قادیان سے نکل چلو۔ فرشتہ کہتا کہ او کم بخت تو نے حدیث نہیں پڑھی کہ جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پھر جس حالت میں عقل خداداد تجھ کو بتا رہی ہے کہ جناب مرزا صاحب امام آخرالزمان ہیں تو ان سے روگردان ہو کر کہاں جائے گا۔ کیا دنیا کی چند روزہ زندگی کے کام اور جھوٹی عزت پر اپنے اور ابدالآباد کے نفع کو غارت کر دے گا۔ او کوتہ اندیش! جس روحانی مرض میں تو مبتلا ہے اس کی دوا تک اللہ نے تجھ کو پہنچا دیا۔ جناب مولوی نورالدین صاحب بے ریا فاضل اپنا ذاتی تجربہ پیش کر کے اس دوا کا فائدہ مند ہونا بتاتا ہے۔ پھر کیسی کمبختی تجھ کو آئی ہے اپنی صحت روحانی کا دشمن بن کر اندرونی پلیدی اور منافقانہ زندگی میں ڈوبا رہنا چاہتا ہے۔ اے حضرات! میں نے فرشتہ کی بات سن لی اور تاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۹۴ء شب جمعہ کو حضرت امام وقت مجدد زمان جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان سے بیعت کر لی اور ان کو اپنا امام قبول کر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیعت کے بعد تین دن قادیان رہنے کا موقعہ ملا۔ اب میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا تھا تو مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اب میں نماز پڑھتا ہوں یعنی مجھے عجیب حلاوت اور عجیب مزہ نماز میں ملتا تھا۔ ۱۳ جنوری کو اپنے امام سے رخصت ہو کر میں لاہور میں آیا اور ایک بڑی دھوم دھام کا لیکچر انگریزی میں دیا جس میں حضرت اقدس کے ذریعے سے جو کچھ روحانی فائدہ ہوا تھا اس کا بیان کیا۔ جب میں اس سفر پنجاب سے ہو کر مدراس پہنچا تو میرے ساتھ وہ معاملات پیش آئے جو صداقت کے عاشقوں کو ہر زمانہ اور ہر ملک میں اٹھانے پڑتے ہیں۔ مسجد میں وعظ کہنے سے روکا گیا۔ ہر مسجد میں اشتہار دیا گیا کہ حسن علی سنت جماعت نہیں ہے کوئی اس کا وعظ نہ سنے پولیس کو اطلاع دی گئی کہ میں فساد پھیلانے والا ہوں۔ چند روز پہلے مجھے ولی سمجھا جاتا تھا۔ اب مجھ سے بڑھ کر شیطان دوسرا نہ تھا جدھر جاتا انگلیاں اٹھتیں۔ سلام کرتا جواب نہ ملتا۔ مجھ سے ملاقات کرنے سے لوگ خوف کرتے ہیں گویا ایک خوفناک جانور بن گیا ہوں"

(بحوالہ تائید حق ص۷۱ تا ص۷۵ و حیات طیبہ ص۱۸۱ ص۱۸۳)

چودہ سو سال پرانی یاد تازہ ہو گئی

(مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب منتظم اطفال دارالعلوم جنوبی)

۱۳ سال تک اہل مکہ کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد حکم خداوندی کے تحت جب سرور دو عالم نے مکہ سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے پاس سوائے "تقویٰ" کے اور کچھ زاد راہ کے طور پر نہ تھا۔ عرب کے آگ برساتے ہوئے سورج اور چلچلاتی ہوئی دھوپ میں انگارے کی طرح گرم ریت کے بے آب و گیاہ صحراؤں میں سے گذرتے ہوئے وادی بطحاء کے لٹے پٹے یہ تہی دست مٹھی بھر مسلمان جب سرزمین یثرب میں پہنچے تو ان کے پاس اللہ اور اس کے رسول کے سوا کچھ نہ تھا۔

اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب یعنی مدینہ اور مکہ کے مسلمانوں میں "مواخات" یعنی بھائی چارہ قائم کر کے ان کو ایک عظیم حبل متین میں باندھ دیا۔ کل تک جو ایک دوسرے کی صورت سے آشنا نہ تھے آج ایک پیٹ کے جایوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔ مدینہ کے انصار نے اپنے مکہ کے مہاجر بھائیوں کی مدد کی۔ اپنی جائیداد میں برابر کا شریک کیا۔ آسمان کی آنکھ نے ایک ایسے بھائی چارے کا نظارہ کیا جو نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔

چودہ سو سال پرانے اسی تاریخ ساز واقعہ کی یاد میں مورخہ ۲۰ اپریل کو دارالعلوم جنوبی ربوہ کے ان اطفال کے درمیان جنہیں نماز آتی تھی اور وہ اطفال جو نماز نہیں جانتے تھے میں ایک بھائی چارہ قائم کیا گیا۔ جس کے تحت ہر وہ طفل جسے پوری نماز آتی تھی۔ اپنے دو بھائیوں کو پوری نماز ایک ہفتہ کے اندر اندر سکھائے گا۔ یوں ہمارے محلہ کے ۱۲۲ اطفال نے ۴۴ اطفال کو نماز سکھانے کا ذمہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حسین پہلو سے استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور اپنے نیک مقاصد میں کامیابی ہمارے نصیب ہوں۔ آمین اللھم آمین۔

اللہ بہت برکت دے گا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات بچندہ عام۔ حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشفق و مہربان والدہ کی یاد میں

ہماری نہایت ہی مشفق و مہربان والدہ محترمہ فرزندہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرمی و محترمی ملک برکت علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ہم سب اعزہ و اقربا و لواحقین کو غمگسار چھوڑتے ہوئے ۷۴ سال کی عمر میں ۱۷ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ بقضائے الٰہی رحلت فرما کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں ان کی جدائی کا غم ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔

ان کی وفات حسرت آیات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے الفاظ کے مطابق ہم یہی کہتے ہیں کہ ہمارے دل سخت غمگین ہیں اور آنکھوں سے ان کی یاد میں آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ مگر زبان سے ہم صرف یہی کہتے ہیں جس سے ہمارا خدا راضی ہو یعنی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بے شک ہماری والدہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت تھیں جب تک خدا نے چاہا وہ ہمیں اپنی دعاؤں اور برکتوں سے نوازتی رہیں اور جب خدا تعالیٰ نے انہیں بلا لیا تو ہم خدا کی رضا پر راضی ہیں۔ یہی سبق ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امام الزماں نے ہمیں سکھایا ہے جو ہمارے لیے باعثِ حوصلہ ہے۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتاکم بالخیر کی تعمیل میں بغرض دعا والدہ مرحومہ کے اوصافِ حسنہ کا مختصر ذکر یہ ہے کہ وہ نہایت درجہ نیک، زاہدہ، صوم و صلوٰۃ و نماز تہجد کی پابند تھیں ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں ہمیشہ مشغول رہتیں۔ مستجاب الدعوات اور صاحبِ کشف و رؤیا تھیں۔ غرباء اور مستحقین کی ضروریات کا بڑا خیال رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے افضال اور نعمتوں کے پانے پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتیں۔

۱۹۲۰ء سے قبل ہمارے والد بزرگوار نے بیعت کر کے جب سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تو اس وقت ہماری والدہ صاحبہ نانکے چلی گئیں جب انہیں طلاق لینے کے لیے کہا گیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ اگرچہ یہ "کافر" ہو گئے ہیں مگر احمدی ہونے کے ساتھ ان کی عادتیں اور خصلتیں نیک ہو گئی ہیں۔ اس کے بعد والدہ صاحبہ کو بھی جلد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قبولِ احمدیت کے بعد سلسلہ احمدیہ اور خاندانِ سیدنا حضرت اقدس سے نہایت درجہ محبت و عقیدت رکھنے والی اور بہت قربانی کرنے والی تھیں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ محترمہ کی تربیت اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں بھی مقبول قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے آئندہ بھی ہمیں یہ توفیق ملتی رہے۔

والدہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امام الزماں سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ جاری فرمودہ بہشتی نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ ان کا جنازہ تدفین کی غرض سے جب ربوہ لایا گیا تو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود نے کمال شفقت و احسان سے ہم سب غمگسار بھائیوں اور عزیز و اقارب سے فرداً فرداً تعزیت فرمائی اور بعد نماز عصر حضور نے ہی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز مغرب کے بعد بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ تیار ہونے پر سیکرٹری مجلس کارپرداز مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔

والدہ مرحومہ نے سات لڑکے پانچ لڑکیاں اور (خدا کے فضل اور احمدیت کی برکت سے) ۴۸ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں لڑکوں میں خاکسار کے علاوہ ملک محمد اکرم صاحب ایس ڈی او (ریٹائرڈ) کرنل ملک محمد اسلم صاحب، ملک محمد اشرف صاحب سپننگ ماسٹر کالونی ٹیکسٹائل ملز نوشہرہ۔ ڈاکٹر ملک مومن حسن صاحب مقیم کینیڈا، میجر ملک محمود احمد صاحب پشاور، اور لڑکیوں میں سے بیگم ممتاز فقیر اللہ مقیم مری ملز، مختار بیگم مقیم لاہور، صادقہ محمود بیگم اور نامزد عماد بیگم مقیم کینیڈا شامل ہیں۔ بیرونی ممالک سے جنازہ میں کرنل ملک محمد اسلم صاحب شامل ہو سکے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے ہماری یہ عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب اعزہ و اقرباء اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک محمد افضل ابن ملک برکت علی صاحب مرحوم
مینیجر مارگلا ٹیکسٹائل ملز ۸/۲۵ لالہ رخ واہ کینٹ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ مسماۃ بخشی بی بی ۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ بہت سی خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کی مالک تھیں احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

(محمد شریف اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ چنیوٹ)

ضرورت سٹاف ہسپتال

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنی سندات کے ساتھ ہسپتال کے اوقات میں تشریف لا کر ملیں۔ گریڈ اور دیگر مراعات (امداد گندم و موسم سرما) صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ ہونگی۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	۱	۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰
۲۔	انستھیٹسٹ (")	۱	"
۳۔	میل نرس	۱	۹۳۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۴۔	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
۵۔	سٹاف نرس	۳	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۲۰
۶۔	اپرنٹس	۲	۲۰۰/- روپے ماہانہ الاؤنس بالمقطع

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین

جو طفل یا ناصرہ وقفِ جدید میں ایک صد یا زیادہ چندہ دے وہ ننھا مجاہد کہلاتا ہے قبل ازیں ننھے مجاہدین کی ایک فہرست بغرض دعا الفضل میں شائع ہو چکی ہے چند مزید نام قارئین الفضل سے درخواستِ دعا کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

ضلع فیصل آباد

اعجاز احمد صاحب ابن عبدالجبار صاحب ضیغم محمود احمد صاحب ابن اصغر علی صاحب، بلال احمد صاحب داؤد ابن داؤد احمد صاحب کاہلوں، کلیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ سلیم احمد صاحب (قائد ضلع) طاہر احمد صاحب ابن چوہدری مقصود احمد صاحب

معاذ محمود صاحب ابن شیخ محمود احمد صاحب اعتزاز احمد صاحب ابن شیخ لئیق احمد صاحب عرفان احمد شہزاد صاحب ابن ڈاکٹر عبدالمنان صاحب، لئیق احمد صاحب ابن محمد صدیق صاحب شاہد محمود صاحب ابن ڈاکٹر محمد نواز صاحب

اوکاڑہ

اظہر محمود ناصر صاحب گوجرانوالہ۔

(سول لائن) عزیزہ سعدیہ منصور صاحبہ بنت ڈاکٹر منصور احمد صاحب، عزیزہ سائرہ اکرم صاحب، مکرم شاہد افتخار صاحب۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پیارے پیارے

اہلِ ربوہ کے لیے خوشخبری

مناسب دام

اہالیانِ ربوہ کی خدمت کیلئے قائم کی گئی ہماری نئی دوکان

سادات ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز

چوک مسجد اقصیٰ۔ کالج روڈ ربوہ

کا افتتاح مورخہ ۲۳ اپریل بروز ہفتہ ہو گیا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ادارہ نے اہلِ ربوہ کیلئے

خصوصی رعایت

کا اعلان کیا ہے جو ۳۰ مئی تک جاری رہے گی احباب اس خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

مزید تفصیلات کیلئے ہماری دکان سے رجوع فرمادیں

المشتہر:۔ چوہدری بدر منیر احمد ✤ سید امتیاز حسین اکرم

بچے ماہنامہ "انصار اللہ" میں اپنے صفحہ کا مطالعہ کریں۔ ماہنامہ میں باقاعدہ "بچوں کا صفحہ" دیا جا رہا ہے۔ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح و تقریب دُعا

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۳ء بروز سوموار مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی موجودگی میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد نے ہماری بیٹی عزیزہ امۃ الحلیم رفعت بی۔اے سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزم انوار احمد کولیچ کنزوالر سلمہ اللہ ابن مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم آف سورابایا انڈونیشیا کے ساتھ پندرہ ہزار حق مہر پر پڑھا۔ اور دعا کرائی۔

عزیزہ امۃ الحلیم رفعت مکرم بابو وزیر محمد صاحب مرحوم آف لاہور جنہوں نے پندرہ سال کی عمر میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا کی پوتی اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھی مکرم ملک نورالدین صاحب مرحوم کے بیٹے تھے کی نواسی ہیں اور مکرم ملک رشید احمد صاحب آف مال روڈ لاہور کی بھانجی ہیں۔

مکرم انوار احمد صاحب ڈاکٹر عبدالغفور صاحب آف سورابایا کے جو سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم اور سورابایا میں ملی خدمات کی وجہ سے جانی پہچانی ہستی ہیں کے بھتیجے ہیں۔ نکاح کے موقعہ پر عزیزم انوار احمد سلمہ اللہ کی طرف سے ان کے بڑے بھائی مکرم محمد اشرف صاحب چوہان آف لاہور نے بحیثیت وکیل ایجاب و قبول کیا۔

مورخہ ۱۰ اپریل کو ۵ بجے بعد نماز عصر کوارٹر تحریک جدید کے سامنے دعائیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء اور سینکڑوں دوسرے احباب نے شرکت فرمائی۔ حضور نے دعا فرمائی اور پھر ازراہ شفقت گھر تشریف لا کر بچی کو دعائیں دیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دولہا دلہن اور دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

(میاں عبدالحی مبلغ انڈونیشیا)

درخواست ہائے دُعا

• خاکسار چند روز سے معدہ میں تکلیف میں مبتلا ہے۔ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

(منصور احمد عارف فیکٹری ایریا ربوہ)

• محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی اہلیہ محترمہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے اور طبیعت سنبھل رہی ہے۔ احباب کرام ان کے کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان نواب شاہ سندھ)

• میرے تینوں بچے بیمار ہیں۔ بچی شدید بیمار ہے۔ احباب سے ان تینوں کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر محمد محجوکہ احمد آباد جنوبی ضلع سرگودھا)

• میرے والد محترم چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے ان کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارکہ اعظم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

• خاکسار کی دادی محترمہ کے دائیں بازو کی ہڈی صحن میں گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے محترم لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے اپریشن کر کے بون پلیٹ ڈال دی ہے۔ احباب کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل صحت عطا کرے آمین۔

(ملک تنویر احمد ڈھونیکے وزیر آباد)

• میرے خالو محترم رفیق احمد صاحب کی آنکھوں کی بینائی بوجہ شوگر ختم ہو گئی تھی۔ لیکن الحمد للہ بروقت علاج کی وجہ سے عود کر آئی ہے۔ میرے دوسرے خالو محترم کرنل محمود صاحب کی ایک ٹانگ حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے پلستر لگایا گیا ہے۔ میری ایک خالہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں گھٹنوں میں درد ہے۔ ان تینوں مریضوں کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطف الرحمٰن ابن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ساہی وال)

میری بچی عزیزی نسیم اختر اور اس کا چھوٹا بچہ بیمار ہیں۔ بچے کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ نذیر احمد بلال اسٹیٹس ربوہ)

ولادت

مکرم رشید الحق خان صاحب آف لندن ابن مکرم حاجی فیض الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسری بچی عطا کی ہے۔ جس کا نام "مرجبیں" رکھا گیا ہے۔ عزیزہ نو مولودہ مکرم اکبر خان اصغر صاحب مرحوم آف کراچی کی نواسی ہے۔

احباب کرام نو مولودہ کی درازی عمر نیک قسمت اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔

(احسان الحق خان ایڈووکیٹ۔ کوئٹہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصینِ جماعت کا لبیک

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے اشاعتِ اسلام کے نیک جذبہ کے تحت تحریک جدید کے مالی جہاد میں مزید مخلصین کی قربانیوں کی پیشکش۔

معاونین خصوصی

۱۔ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب مع اہل و عیال	۱۶۸۰/-
۲۔ مکرم انوار احمد صاحب ابن ممتاز احمد صاحب	۵۳۰/-
۳۔ مکرم ٹھیکیدار محمد سعد صاحب	۵۰۰/-

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضرورت معلّم

ایسے احباب جو دیہات و قصبات میں رہ کر جماعت کے بچوں اور دیگر افراد کی دینی تربیت کر سکیں۔ اپنے نام پیش کریں۔ درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم باترجمہ جانتا ہو۔ اسلامی مسائل سے واقفیت رکھتا ہو۔ سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہو۔ تعلیم میٹرک/ مولوی فاضل ہو۔ اگر تدریس کا کوئی سابقہ تجربہ ہو تو درخواست میں اس کا بھی ذکر کیا جائے۔ عمر چالیس سال سے کم ہو تو بہتر ہے۔ درخواست صدر جماعت اور مربی سلسلہ کی سفارش کے ساتھ ناظر اصلاح وارشاد کے نام بھیجی جائے مشاہرہ -/۳۷۵ روپے ماہوار بالمقطع ہوگا۔ دیگر مراعات جو صدر انجمن احمدیہ کے دوسرے کارکنوں کو ملتی ہیں دی جائیں گی۔ (ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

بواسیر وغیرہ کی ادویات

PILES CURE	بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure	رسولی، سخت مسے
Hemorrhage Cure	بہت زیادہ خون نکلے
FISSURE CURE	چیر اور کٹاؤ
FISTULA CURE	ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE	قبض
Flatulence Cure	گیس، ہوا، ریح
Vomiting Cure	قے۔ متلی

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ پیسٹوں سے -/15 فی کیور۔ پائلز آئنٹمنٹ -/5 (لٹریچر فری)۔

خاص سٹاکسٹس

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک رحیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
لاہور: مبشر میڈیکو چوک ہیو ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور۔ سورج گنج بازار
پشاور: علی برادرز کیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
اوکاڑہ: المستقیم میڈیکوز ہسپتال بازار
شیخوپورہ: الفیصل میڈیکل ہال سرگودھا روڈ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606

داخلہ۔ الیکٹریشن
شروع۔ ریفریجریشن اینڈ
ہے ایئر کنڈیشننگ

• کلاسز ۱۴ مئی ۸۳ سے شروع ہوں گی
• والدین اپنے بچوں کو میٹرک کے امتحان کے بعد بے کار نہ رکھیں۔
• خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں

اس ضمن میں ایک خط ....
نیاز احمد خانصاحب پاکستان فروٹ جوس کمپنی لیمیٹڈ خانیوال روڈ ملتان سے تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں ادارہ ہذا سے تربیت حاصل کرنے کے بعد -/۵۰ روپے ماہوار کی ملازمت مل گئی ہے نیز کمپنی نے تحریری وعدہ کیا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر تنخواہ -/۱۲۰ روپے ماہوار کر دی جائے گی۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اُس کے اور زیادہ فضلوں کے وارث ہوں۔

ناظر
بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آواز سے پہلے جو دنیا کے چاروں کونوں میں گونجے گی، احمدیت کو تیاری کرنی چاہیئے

اگر ہم نے زندہ اور باشعور قوموں کی طرح اگر اپنی اصلاح نہ کی تو پھر ہم دنیا کے معلم نہیں بن سکتے

معاشرہ میں جو بدیاں راہ پاگئی ہیں انہیں دور کرنے اور پاک معاشرہ قائم کرنے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم ان قوموں کو جن کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تم سچے ہو اور خلوص رکھتے ہو تو اس تعلیم پر تو عمل کرو جو تمہیں دی گئی تھی۔ اگر وہ محض ناکارہ تعلیم ہوتی تو قرآن یہ حکم کبھی نہ دیتا۔ پس ساری دنیا میں تعلیم موجود ہے۔ آج بھی وہی قرآن کریم ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب صافی پر نازل ہوا تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو تعلیم تو موجود ہے اس کی حکمتیں بھی موجود ہیں۔ احادیث میں موجود ہیں۔ قرآن کریم کی بعض آیات خود بعض دوسری آیات کی حکمتیں بیان کرتی ہیں۔ لیکن معاشرہ کا کیا حال ہے اس کا انگ انگ دکھ رہا ہے۔ یہ ایسا بگڑا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیوں اس لئے کہ وہ موجود نہیں ہے جو يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ کی رو سے خود محنت کرکے لوگوں کے بوجھ اتارتا تھا اور ان طوقوں سے نجات بخشتا تھا جو ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے۔

پس جماعت احمدیہ نے اگر مربی بننے کا حق ادا کرنا ہے تو اسے یہ مزید محنت کرنی پڑے گی اپنے اعمال کو پاک کرتے ہوئے۔ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے وہ قوت اپنی ذات میں پیدا کرنی پڑے گی۔ جو قوت بدیوں کو دور کیا کرتی ہے۔ محض تعلیم دور نہیں کیا کرتی۔ اگرچہ سارے معاشرہ میں اصلاح کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن مجھے اس وقت ان بدیوں کی فکر ہے جو جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہو رہی ہیں۔ باقی دنیا کا کام بھی ہم نے ہی کرنا ہے لیکن پہلے اپنے بوجھ تو اتاریں۔ پہلے اپنی کمزوریاں تو دور کریں اس کے بعد ہم دنیا کو دعوت دیں گے کہ آؤ دیکھو! ہم نے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے وہ پاک معاشرہ قائم کرلیا ہے تم بھی ہمارے پیچھے آؤ اور اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس آواز سے پہلے جو دنیا میں گویا صلائے عام ہوگی۔ جو دنیا کے چاروں کونوں میں گونجے گی۔ احمدیت کو تیاری کرنی چاہیئے۔ وقت کے ساتھ جو بعض بدیاں دخل انداز ہو جاتی ہیں اگر ہم نے زندہ اور باشعور قوموں کی طرح ان کا مقابلہ نہ کیا تو پھر دنیا کے معلم نہیں بن سکتے۔"

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

ہم سب کا فرض ہے کہ حضور کے ان قیمتی ارشادات کو ہر وقت پیش نظر رکھیں اور پاک معاشرہ کے قیام کے لئے پوری جدوجہد سے کام کریں۔ اللہ تعالےٰ تمام احباب جماعت کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان گمشدگی

میرا بیٹا عزیز شمس الدین احمد عرف شمسی قد ۲½ فٹ رنگ گندمی، طرز منگول، عمر گیارہ سال ہلکے خاکی رنگ کی شلوار قمیص میں ملبوس۔ پاؤں میں سوفٹی پہنی ہوئی ہے ۲۶ اپریل کو صبح نو بجے گم ہوگیا ہے بچہ دماغی کمزور ہے تھتھلا کر بولتا ہے۔ نام دریافت کرنے پر شمسی بتاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس دن چنابیدا کیپر لیں پر سوار ہوتے دیکھا گیا ہے۔

جس دوست کو یہ بچہ ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر یا پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

شیخ عبدالصمد ربوہ صدر دو افغانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

خدام بھائیوں سے درخواست ہے اپنے فارغ وقت میں کوئی ہنر ضرور سیکھیں

(نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

غانا کیلئے خصوصی تحریک دعا

غانا (مغربی افریقہ) ایک عرصہ سے شدید قحط سالی کا شکار ہے۔ بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض علاقوں میں پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں۔ امیر و مشنری انچارج غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم اطلاع دیتے ہیں کہ کافی مہینوں سے ملک میں کوئی بارش نہیں ہوئی۔ کوفوریڈوا میں پینے کا پانی اکرا سے جماعت کی بس کے ذریعہ مکرم ریجنل مبلغ، ریجنل چیئرمین، ریجنل سیکرٹری اور جس عیسائی کے مکان میں ہمارے مبلغ رہتے ہیں کو پہنچایا۔

غانا کی جماعت بھی مسلسل دعائیں کر رہی ہے۔ محترم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے عرض کیا ہے۔ غانا میں بفضلہ تعالےٰ ہماری مضبوط اور فعال جماعت ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ ارحم الراحمین اہل غانا پر رحم فرمائے۔ اپنی رحمت کی بارش غانا پر نازل فرمائے۔ اللّٰھم اسقھم غیثاً مغیثاً نافعاً غیر ضارٍ عاجلاً غیر آجل۔ اللّٰھم اسقِ عبادک وبھائمک۔ وانشر رحمتک واحیِ بلدک المیت

(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ ربوہ)

داخلہ ایم۔ اے عربی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی سال اول کا داخلہ یکم مئی ۱۹۸۳ء سے شروع ہو رہا ہے۔ امیدواران کالج کا فارم داخلہ مع مصدقہ نقول سندات میٹرک، ایف اے، بی اے، ۷ مئی تک صدر شعبہ عربی کے دفتر میں جمع کروائیں۔ طلباء کیلئے کالج میں عارضی رہائش کا انتظام ہے۔ طالبات بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ باپردہ تدریس کا انتظام ہے۔ لیکن انہیں رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ یہ ادارہ پنجاب بھر میں مسلسل ۲۰ سال سے ۱۰۰ فیصد نتائج کے باعث منفرد حیثیت کا حامل ہے۔

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

نماز تراویح کیلئے ضروری اعلان

جن جماعتوں کو رمضان المبارک میں نماز تراویح کیلئے حفاظ کی ضرورت ہے وہ اپنی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں۔ اسی طرح جو حفاظ رمضان المبارک میں نظارت ہذا کے زیر انتظام نماز تراویح کیلئے جانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات لکھکر اپنی درخواستیں بھجوا دیں ایسی تمام درخواستیں ۱۵ مئی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے ضروری اعلان

بعض احباب کو شکایت ہے کہ الفضل لاہور میں روزانہ تقسیم نہیں ہوتا جس کے لئے عرض ہے کہ پرچہ روزانہ اخبار مارکیٹ میں جاتا ہے اور روزانہ اکثر ہاکرز تقسیم کے لئے لے بھی جاتے ہیں۔ اگر کوئی ہاکر اپنی کسی مجبوری کے تحت پرچہ نہیں لے جاتا تو بعد میں خریدار کے تقاضا پر ہم سے لے جاتا ہے۔ روزانہ پرچہ مارکیٹ سے لینا آپ کے ہاکر کی ذمہ داری ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور میں جو نئے خریداران بن رہے ہیں یا بننا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر ہاکر جو ان کے علاقہ میں آتا ہے اس سے کہیں کہ وہ روزانہ الفضل آپ کے گھر پہنچا دیا کرے اور ماہ بماہ بل وصول کر لیا کرے۔ اس کے باوجود بھی روزانہ الفضل نہ ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ تاکہ مناسب اصلاح کی جا سکے۔

الفضل کے علاوہ ویکلی لاہور بھی اپنے ہی علاقہ کے ہاکرز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ عموماً ویکلی لاہور مارکیٹ میں بدھ کو تقسیم ہوتا ہے۔ جبکہ الفضل اتوار کے علاوہ باقی چھ ایام میں باقاعدہ تقسیم ہوتا ہے۔

(ملک سعادت احمد ایجنٹ الفضل و ویکلی لاہور برائے لاہور نشیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بندر روڈ لاہور فون نمبر ۱۹۶۷۳ ، ۱۹۶۷۲)